سوال

باغ فدک سے محرومی پر حضرت فاطمۃ الزہراء تادم مرگ ناراض رہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باغ فدک سے محرومی پر حضرت فاطمۃ الزہراء تادم مرگ ناراض رہیں۔ فغضبت حتی توفیت (بخاری) فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبہا اغضبنی (بخاری) چنانچہ صغریٰ کبریٰ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی بھی ثابت ہوتی ہے ایسے اصحاب ثلاثہ بہشتی اور مغفور کیوں کر قرار پائے؟ یا للعجب، حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ شیخین کے حق میں کہتے تھے، کاذبا خائنا خاورا۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے خود اعتراف بھی کر لیا تھا (صحیح بخاری) لہٰذا آپ کے پاس کوئی صحیح جواب ہو تو تحریر کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاً یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی ناراضی والی حدیث تو حضرت علیؓ کے بارے میں ہے۔ «فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی» ص 532 بخاری) پھر آپ کے درج شدہ الفاظ صحیح نہیں ہیں آپ نے «فغضبت حتی توفیت کو فمن اغضبہا فقد اغضبنی» کے ساتھ ملا کر غضب کر دیا۔ آخری الفاظ تو حضرت علیؓ کے متعلق ہیں پھر اس سے صغریٰ کبریٰ نکالتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو (معاذ اللہ) اس کا مصداق قرار دیا ہے جو کہ سراسر ظلم ہے ثانیاً بخاری شریف میں فغضبت حتی توفیت کے ساتھ دوسرے الفاظ بھی ہیں جو یہ ہیں۔

«عن عائشۃ فقال لہا أبو بکر: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: لا نورث، ما ترکناہ صدقۃ، إنما یأکل آل محمد من ہذا المال قال أبو بکر: واللہ لا أدع أمرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصنعہ فیہ إلا صنعتہ قال: فہجرتہ فاطمۃ علیہا السلام فلم تکلمہ حتی ماتت» (بخاری شریف ص 995، 996)

اس روایت میں حضرت ابو بکرؓ کی معذرت اور اس کی دلیل جس کے بعد حضرت فاطمہ کا دوبارہ مطالبہ نہ کرنا صاف طور پر ذکر ہے اور فہجرت کا معنی یہ ہے کہ پھر جناب فاطمہؓ نے جناب ابو بکرؓ سے فدک کے معاملے پر ملاقات نہیں کی اور پھر چھ ماہ کے بعد اپنے اباجی ﷺ کو جا ملیں اور بخاری کی دوسری حدیث میں وجدت کا لفظ بھی آیا ہے۔ جس کا معنی ندمت اور حزنت ہے اس لیے اب معنی یوں ہو گا کہ حضرت صدیقؓ سے آپ نے جب معقول جواب سنا تو اپنے دعوے پر نادم ہوئیں اور غضبت کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہیں اپنے آپ پر غصہ آیا ہو۔

جواب 2 : ۔ اغضاب اور غضب میں نمایاں فرق ہے۔ اغضاب کا معنی بلاوجہ ناراض کرنا ہوتا ہے لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تو حدیث ''لا نورث، ما ترکناہ صدقۃ'' کی وجہ سے مجبوری کا اظہار فرما رہے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا یہ راست فیصلہ وما اتاکم الرسول فخذوہ کے عین مطابق تھا۔

بجرم عشق تو میکشند و غوغائیت

تو نیز سر بام آکہ خوش تماشہ الیت

حضرت فاطمہ کی یہ ناراضگی اور رنجیدگی محض غلط فہمی کی بناء پر تھی اور اہل اللہ کی ایسی رنجیدگی جس کی بنیاد غلط فہمی پر ہو اس کا کوئی نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہوتا۔ ورنہ حضرت ہارونؑ پر حضرت موسیٰؑ ناراض ہوگئے تھے، تو کیا حضرت ہارونؑ مغضوب علیہ قرار پائیں گے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

جواب 3 : حضرت فاطمہؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی صلح ہوگئی تھی جیساکہ بیہقی نے نقل کیا ہے۔

«روی البیہقی من طریق الشعبی اَن اَبا بکر عاد فاطمۃ فقال لہا علی ہذا اَبو بکر یستاذن علیک قالت اَتحب اَن آذن لہ قال نعم فاَذنت لہ فدخل علیہا فترضاہا حتی رضیت» (حاشیہ بخاری شریف ص 532 ص 1)

''حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو راضی کرلیا اور وہ راضی ہوگئیں۔''

علاوہ ازیں حضرت ابوبکرؓ نے بقول شیعہ مصنف کے فدک بھی حضرت فاطمہؓ کو دے دیا۔ (ملاحظہ ہو: اصول کافی ص 355) اور شیخ ابن مطہر حلی نے بھی منہاج الکرامہ میں اعتراف کیا ہے:

لما وعظت فاطمۃ ابا بکر فی فدک – کتب لہا کتابا وروہا علیہا اور حجاج السالکین میں ہے:

فقالت: واللہ تفعلن فقال واللہ لاَفعلن فقالت اللھم اشہد فرضیت بذالک واَخذت العہد علیہ. (تحفہ اثنا عشریہ فارسی ص 279)

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حجرت فاطمہؓ کو فدک کی تحریر لکھ دی تھی۔ (جلاء العیون اردو ص 151)

حضرت علیؓ پر ناراضگی:۔

جیساکہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے اس کے بر عکس من اغضبہا فقد اغضبنی حضرت علیؓ کے حق میں وارد ہیں۔ جیساکہ خود شیعہ لٹریچر میں موجود ہے۔ جلاء العیون ص 137 اور ص، 63 62 مترجم اردو کو ملاحظہ کرلیا جائے۔ حضرت امام صادق سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی (جمیلہؓ) سے نکاح کرنا چاہا۔ جناب فاطمہؓ ناراض ہوکر میکے چلی آئیں، حجرت نبی ﷺ نے جناب امیر کو کہا کہ جاَو ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بلالاَو، پس جناب امیر گئے۔ ابوبکر و عمرؓ کو بلالائے، جب نزدیک رسول خدا ہوئے تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا علی! تم نہیں جانتے کہ فاطمہ میرے پارہ تن ہے اور میں فاطمہؓ سے جس نے اسے ایذاء دیا اس نے مجھے ایذء دیا لخ۔ اور بالکل یہی واقعہ ہماری کتب احادیث میں بھی موجود ہے چنانچہ ترمذی شریف میں ہے۔

«عن عبداللہ بن الزبیر، اَن علیاً ذکر ابنۃ اَبی جہل، فبلغ النبی، فقال اِنہا فاطمۃ بضعۃ منی، یوذینی ما آذاہا، و ینصبنی ما اَنصبہ»ا (ص 549 ج 2)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ھے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تو جب آنحضرت ﷺ کو اطلاع پہنچی تو فرمایا کہ فاطمہؓ میرا گوشہ جگر ہے، جو چیز فاطمہؓ کو تکلیف دہ ہے وہ مجھے بھی تکلیف دہ ہے، جو چیز اس کیلیے بوجھ کا سبب ہے وہ میرے لیے بھی ہے۔ (مسلم شریف ص 290 ج 2)

اسی طرح شیعہ اصول کے مطابق توصغریٰ کبریٰ جوڑکر حضرت علیؓ کے حق میں بھی وہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے جو نتیجہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں نکالنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ فرمائیے کیا آپ کے اصول کے مطابق حضرت علیؓ مغضوب علیہ ہوگئے۔ یاللعجب۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ بحمداللہ ہمارے نزدیک لاریب حضرت علیؓ اپنے پیشروؤں کی طرح جنتی ہیں چوتھے درجہ اور چوتھے خلیفہ برحق تھے۔

خلفاء ثلاثہ مغفوراور جنتی ہیں :

خلفاء ثلاثہؓ کے جنتی ہونے پر دلائل یہ ہیں، چند آیات ملاحظہ ہوں :

الَّذينَ آمَنوا وَهاجَروا وَجاهَدوا فى سَبيلِ اللَّهِ بِأَموالِهِم وَأَنفُسِهِم أَعظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولـٰئِكَ هُمُ الفائِزونَ * يُبَشِّرُهُم رَبُّهُم بِرَحمَةٍ مِنهُ وَرِضوانٍ وَجَنّـٰتٍ لَهُم فيها نَعيمٌ مُقيمٌ (التوبہ :20تا 21)

''جوایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں مالوں کے ساتھ اور جانوں کے ساتھ، یہی لوگ اللہ کے ہاں درجے میں بڑے ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ ان کا رب ان کو اپنی رحمت رضامندی اور جنت کی نوید سناتا ہے اور ان کے لیے اس جنت میں دائمی نعمتیں ہیں۔''

إِنَّ اللَّهَ اشتَرىٰ مِنَ المُؤمِنينَ أَنفُسَهُم وَأَموالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ (التوبہ :111)

''اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانوں اور مالوں کو اپنی جنت کے عوض خرید لیا ہے۔''

أُولـٰئِكَ كَتَبَ فى قُلوبِهِمُ الإيمـٰنَ وَأَيَّدَهُم بِروحٍ مِنهُ ۖ وَيُدخِلُهُم جَنّـٰتٍ تَجرى مِن تَحتِهَا الأَنهـٰرُ خـٰلِدينَ فيها ۚ رَضِىَ اللَّهُ عَنهُم وَرَضوا عَنهُ ۚ أُولـٰئِكَ حِزبُ اللَّهِ ۚ أَلا إِنَّ حِزبَ اللَّهِ هُمُ المُفلِحونَ (المجادلہ :22)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے جن کے دلوں کی تختیوں میں ایمان کندہ کردیا ھے اور ان کی غائب سے تائید فرمائی ھے اور انہیں ایسی جنت میں داخل فرمائے گا جس کے نیچے نہریں چلتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ پر خوش ہوگئے یہی اللہ کی جماعت ہے اور خبردار اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔''

وَالسّـٰبِقونَ الأَوَّلونَ مِنَ المُهـٰجِرينَ وَالأَنصارِ وَالَّذينَ اتَّبَعوهُم بِإِحسـٰنٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنهُم وَرَضوا عَنهُ وَأَعَدَّ لَهُم جَنّـٰتٍ تَجرى تَحتَهَا الأَنهـٰرُ خـٰلِدينَ فيها أَبَدًا ذٰلِكَ الفَوزُ العَظيمُ (التوبہ :100)
لـٰكِنِ الرَّسولُ وَالَّذينَ آمَنوا مَعَهُ جـٰهَدوا بِأَموالِهِم وَأَنفُسِهِم ۚ وَأُولـٰئِكَ لَهُمُ الخَيرٰتُ ۖ وَأُولـٰئِكَ هُمُ المُفلِحونَ (التوبہ :88)

اور بھی ایسی بے شمار آیات قرآنیہ ہیں جن میں ان قدسیوں کے محامد و محاسن اور مناقب و فضائل کے تذکرے موجود ہیں۔ بلکہ خود شیعہ کی کتابیں بھی خلفاء ثلاثہ کے فضائل سے بھری پڑی ہیں چند حوالے نگارش کیے دیتا ہو لفروع کافی ص146 ج3۔ تفسیر حسن عسکری ص231 تفسیر آیت غار تفسیر قمی ص 157 تفسیر آیت غار۔ کشف الغمہ 220 مطبوعہ ایران احتجاج طبرسی۔ مجمع البیان 28 آیۃ الذی بالصدق وغیرہ۔

آخری بات اور اس کا جواب :

آخر میں جو یہ لکھا ہے کہ ''حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ شیخین کو کاذب، آثم، خائن اور غادر سمجھتے تھے اور حضرت عمرؓ نے اس کا اعتراف بھی کرلیا تھا۔''

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ یہ بھی کم علمی کی دلیل ہے۔ حضرت عمرؓ نے اعتراف نہیں کیا بلکہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو بطور تنبیہ ایسا فرمارہے ہیں کہ جو فیصلہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ کے حکم کی تعمیل ماترکنا صدقۃ صادر فرمایا اور میں نے اسی کو بحال رکھا، کیا تم لوگ مجھے اور حضرت ابوبکرؓ کو تعمیل ارشاد نبوی ﷺ میں کاذب، آثم، غادر اور خائن سمجھتے ہو حالانکہ خدا جانتا ہے کہ میں اپنے موقف میں صادق، بار، راشد اور متبع حق ہوں اصل الفاظ یہ ہیں۔ واللہ یعلم انی الصادق بار راشد تابع للحق (صحیح مسلم ص91 ج2)۔

یہ تو روزمرہ کا محاورہ ہے کہ جب کسی شریف آدمی کو ناکردہ گناہ میں دھر لیا جاتا ہے تو وہ بطور استفہام اور استعجاب کے ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے ۔ جیسے کسی کو چوری کا الزام دیا جائے تو وہ کہے گا کہ کیا تم مجھے چور سمجھتے ہو؟ اس کے کہنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہوتا کہ وہ اعتراف جرم کر رہا ہے بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب تم جانتے ہو کہ میں ایسا ہر گز نہیں ہوں تو میرے متعلق تمہیں اسکا شبہ کیوں گزرتا ہے ؟ فافہم ولاتکن من المعائدین ، جناب والا اسی مسلم شریف میں ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علیؓ کو ٹھوس جواب دے کر مطمئن کر دیا تو حضرت علیؓ نے تمام رنجش اور خلش بھلا کر بیعت کر لی تھی اصل الفاظ یہ ہیں ۔

« ثم قام علی فعظم من حق ابی بکر وذکر فضیلته وسابقته ثم مضی الی ابی بکر فبایعه » (صحیح مسلم ص92 ج2)

" کیا حضرت علیؓ نے کاذب ، آثم اور غادر خائن کی بیعت کی تھی ؟ جب وہ مل بیٹھے تھے تو آپ لوگوں کو کیوں اعتراض ہے ؟ علاوہ ازیں ۔ مسلم شریف ج 2 ص 90 پر یہی الفاظ حضرت عباسؓ سے بھی مذکور ہیں جن کا حدف حضرت علیؓ ہیں ، حضرت عمر فاروقؓ کی عدالت میں حضرت عباسؓ و علیؓ دونوں پیش ہوتے ہیں ۔ حضرت عباسؓ ان القابات کے ساتھ حضرت علیؓ کے خلاف دعویٰ دائر کرتے ہیں

« فقال عباس یا امیر المومنین !اقض بینی وبین ہذا الکاذب الاثم الغادر الخائن » (مسلم ص 90 ج 2 بروایت مالک بن انس)

اب حضرت علیؓ کی طرف سے جو جواب ہو گا ہماری طرف سے حضرت فاروقؓ کے حض میں بھی قبول فرما لیا جائے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص113